

فقہی احکام میں تخفیف و سہولت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

The Study of Ease in Islamic Laws

محمد علی ہالو*

Abstract

According to Islam, all the rules of ḥalāl and ḥarām are made easy and appropriate to the nature, because the maker of these rules knows each and every thing of human needs. Therefore, acting upon the teaching of Islam is so easy and simple for man. It is not work of everybody but it is responsibility of scholars and jurists to make and work on the rules, their limits prescribed in Islam.

Keywords: Qur'ān, Ḥadīth, Islamic Education, Fiqhī Aḥkām

اسلام کی معنی مکمل طور پر خود کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سپرد کر دینے کا نام ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے کہ اے اہل ایمان آپ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ کیونکہ اسلام میں ایک مکمل ضابطہ حیات نظام عطا کرتا ہے۔ اسلام کے نقطہ نظر سے قوانین بنانے اور حلال و حرام ٹھہرانے کا حق صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ کیونکہ وہی اپنے بندوں کے جذبات، خواہشات ضروریات، نفع و نقصان سے واقف ہے اور تمام انسانی طبقات سے عدل و انصاف کر سکتا ہے ہماری آخری شریعت میں عقل و حکمت، توازن و اعتدال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جس میں نہ مشکل ہے نہ ہی شہوات نفس کو دخل ہے بلکہ فطرت انسانی کے مطابق اعتدال اور احکام میں سہل و تخفیف ہے کہ ہر انسان عمل کر سکتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ بھی اس طرح ہے کہ خالق کائنات کسی آدمی کو اس کی طاقت و قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اسی طرح پیغمبر کائنات ﷺ کی بعثت کا اصل مقصد یہی بتایا گیا ہے کہ وہ ان سے ان کے اوپر بوجھ اور بھندے اتارے گا جو ان کے اوپر ڈالے گئے ہیں کیوں کہ ان بھندوں سے انسان مقید اور جامد بن جاتا ہے حالانکہ دین تو آسان ہے زندگی معطل نہیں کرنے آیا۔ لیکن دین میں یسر کے حدود کیا ہونگے متعین کرنا علماء اور مجتہدین کا کام ہے تاکہ دین سہل پسندی کے نام پر کھلوانا نہ بن جائے، مقالہ شریعت کے ان مسائل پر حقیر سی کاوش ہے جو ہمارے لیے آسان اور تخفیف کر دیے گئے ہیں۔

قرآنی آیات

1: یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر¹

اللہ آپ کے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور نہیں چاہتا تمہارے ساتھ دشواری۔

2: یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا²

اللہ چاہتا ہے کہ (بے جا سختیوں کے بجائے) تمہارے بوجھ کو ہلکا کرے اور واقعہ یہ ہے کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

* ریسرچ اسکالر، شعبہ تقابل ادیان و ثقافت اسلامی، جامعہ سندھ، جام شورو

3: لا يكلف الله نفسا الا وسعها³

اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

قرآن حکیم میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا یہ مقصد بیان کیا گیا ہے۔

4: ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم⁴

اللہ کا رسول اس بوجھ سے نجات دلائے گا جس کے نیچے وہ دبے ہوئے ہیں اور ان پھندوں سے نکالے گا جن میں گرفتار ہوں گے۔

مطلب یہ کہ بوجھ اور پھندے دین میں غلو کے باعث پیدا ہوتے ہیں اور دل و دماغ کو مقید و جامد بنا دیتے ہیں۔

5: ما جعل عليكم في الدين من حرج⁵

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین میں کوئی بھی تنگی نہیں رکھی۔

احادیث

۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانی کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ⁶۔

۲- حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں صبح کی نماز میں اس لئے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی پیغمبر کائنات ﷺ کو نصیحت فرماتے ہوئے اس قدر غصے میں نہ دیکھا جس قدر آنحضرت ﷺ اس روز غصہ ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! آپ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نفرت پیدا کرنے والے ہیں جو بھی لوگوں کو امامت کروائے وہ اختصار کرائے کہ اس کے پیچھے بوڑھے اور بچے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں⁷۔

مطلب یہ کہ نماز باجماعت کا حکم شرعی یہی ہے کہ امام لوگوں کو معتدل نماز پڑھائے جس سے کسی کی طبیعت میں اکتاہٹ اور ملال پیدا نہ ہوتا کہ لوگ نماز سے طوالت کے خوف سے دور نہ ہو جایا کریں۔

۳- حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو ہمیں واعظ فرماتے تھے کسی نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ نصیحت فرمایا کریں اس کے جواب میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لئے روزانہ نصیحت سے یہ امر مانع ہیں کہ کہیں میں تمہیں اکتاہٹ میں نہ ڈال دوں میں وعظ و نصیحت میں تمہارا اسی طرح خیال کرتا ہوں جیسے ہمارا آنحضرت ﷺ خیال رکھتے تھے⁸۔

۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ پیغمبر کائنات ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا کہ اے انسانوں! آپ کے اوپر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج کو فرض کیا ہے تو تم حج کے فرائض ادا کرو ان میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے تین بار سوال کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کرتا تو واجب ہو جاتا اور تم اس

کی استطاعت نہ رکھتے⁹۔

مطلب کہ دین آسان ہے اور اس میں سہولت و وسعت بھی ہے اور یہ تنگی سے خالی ہے آنحضرت ﷺ کی مبارک زبان نبوی ناطق بالوحی ہے اگر ہاں کر دیتے تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔

۵۔ حضرت ابن عمر رضہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفا کیا کرو کیونکہ میں عورتوں کی کثرت جہنم میں دیکھتا ہوں۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ ہماری کثرت سے جہنم میں جانے کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو، خاوند کی ناشکری کرتی ہو، تم ناقص عقل و دین کے باوجود عقل مند آدمی کے عقل پر زیادہ غالب ہو جاتی ہو۔ اس عورت نے عرض کیا کہ ہماری عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہونا، اور کئی کئی دن نماز سے رکے رہنا¹⁰۔

مطلب یہ ہے کہ عورت مردوں کی نسبت فطرتاً و خلقتاً کمزور ہے اس پر شریعت نے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا بلکہ مخصوص ایام یعنی ایام حیض میں نماز ساقط کر دی ہے اور روزے بھی قضا کرنے کی اجازت عطا کی ہے تاکہ ان کے لئے سہولت ہو۔

۶۔ ام المؤمنین بیبی عائشہ رضہ روایت کرتی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ پر رحم فرماتے ہوئے انہیں صوم وصال سے منع فرمایا¹¹۔ مطلب یہ ہے کہ امام کائنات ﷺ ان کو زحمت و مشقت میں ڈالنا پسند نہ فرماتے تھے۔

۷۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ رضہ سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ کسی وقت کسی عمل کو چھوڑ دیتے حالانکہ آپ ﷺ اسکو کرنا چاہتے تھے، اس خیال سے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور ان پر فرض ہو جائے¹²۔

مطلب یہ کہ حضور ﷺ کوئی عمل کرنا چاہتے لیکن امت پر رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیتے تاکہ لوگ عاجز نہ ہو جائیں جیسے آپ ﷺ کا ماہ رمضان کی تین رات تراویح پڑھانا اور چوتھی رات تراویح کی امامت کے لیے باہر تشریف نہ لانا اس اندیشے سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے۔

۹۔ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آجائے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے بجائے اس کے کہ نیند کے غلبے کے وقت نماز پڑھے اور استغفار کے بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے¹³۔

۱۰۔ حضرت انس بن مالک رضہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد کے دوستوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کس لئے ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ حضرت زینب نے باندھی ہے نماز میں تھک جاتی ہیں تو اس کے سہارے کھڑی ہو جاتی ہیں آنحضرت نے فرمایا اسے کھول دو، آپ میں سے ہر ایک نشاط کے وقت نماز پڑھے جب تھک جائے تو سو جائے¹⁴۔

مطلب یہ ہے کہ اسلام میں میانہ روی اور آسانی ہے اور سختی و تنگی نہیں۔ عبادت شوق و نشاط کی حالت میں کرنی چاہیے نفس کو تکلیف نہ دینی چاہیے

اقوال ائمہ

امام شاطبیؒ فرماتے ہیں:

إن قصد الشارع من وضع الشرائع إخراج النفوس عن أهوائها وعوائدها فلا تعتبر في شرعية الرخصة بالنسبة إلى كل من شرعت نفسه أمرا۔

ترجمہ:- شارع کا مقصد شریعت کے واضح کرنے سے انسانوں کو نفسانی خواہشوں و عادتوں سے باہر نکالنا ہے اس لئے رخصت و سہولت میں انسان کی ہر مرضی اور خواہش کا اعتبار نہ ہوگا¹⁵۔

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ اس حوالے سے فرماتے ہیں:

مقاصد شریعت یعنی تحفظ دین، تحفظ جان، تحفظ عقل، تحفظ مال کے ساتھ یہ ہدایات بھی ہیں جو قرآن پاک نے دی ہیں جو ہر فقیہ کو پیش نظر رکھنی چاہیے۔

۱۔ یسر:- یعنی آسانی اصطلاح میں وہ آسانی جو شریعت کے حکم کو انجام دیتے ہوئے اختیار کرنا اس سے مراد یہ نہ ہوگا کہ آسانی کے نام پر شریعت کے حکم کو چھوڑ دیا جائے جیسے سخت گرمی میں آسانی سمجھتے ہوئے روزہ ترک کر دینا یسر نہ ہوگا البتہ روزہ رکھتے ہوئے سخت گرمی میں ایئر کنڈیشننگ لگوانا یسر ہے۔

۲۔ دفع حرج:- شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے لئے آسانی والا راستہ اختیار کرنا اور مشکل راستے سے بچنا۔

۳۔ دفع مشقت:- یعنی مشقت کو دور کرنا یہاں مشقت سے مراد اچانک آنے والی پریشانی کو دور کرنا جیسے حجۃ الوداع کے لئے جاتے ہوئے راستے سے آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا کہ سخت گرمی میں بعض صحابہ کرام نے روزہ رکھا ہوا ہے ان میں سے کچھ صحابہ بے ہوش ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔ اور اسی طرح مکہ کی فتح کے لئے جاتے ہوئے بعض صحابہ کو روزہ تھا اور جہاد کے لئے جارہے تھے تو حالت روزہ میں کیا جہاد کریں گے؟ اس صورت حال کو سامنے دیکھ کر آپ ﷺ نے تمام صحابہ کے سامنے ٹھنڈا دودھ منگوا کر پی لیا یہ دکھانے کے لئے کہ میں روزے سے نہیں¹⁶۔

تخفیف و سہولت لانے والے اسباب

قرآن و حدیث سے فقہاء کرام، حکمت الہی اور عمومی مقاصد کے تحت مندرجہ ذیل اسباب کے ذریعے فقہی احکام میں تخفیف اور سہولت پیدا کرتے ہیں¹⁷۔

۱۔ سفر

۲۔ مرض

۳۔ اکراہ

۴۔ نسیان

۵۔ جہل (لا علمی)

۶۔ عسر (تنگی)

۷۔ عموم البلوا

۸۔ نقص

۱۔ سفر

۴۸ میل کی مسافت کا ارادہ کرنے سے مسافر کو شریعت میں مندرجہ ذیل آسانیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۔ چار کعت والی نماز دو رکعت بن جاتی ہے¹⁸

۲۔ سنتوں کی تاکید ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔ روزہ نہ رکھنے کی رخصت میسر آ جاتی ہے۔¹⁹

۴۔ موزوں پر تین رات تین دن تک مسح کی اجازت۔

۵۔ قربانی ساقط ہو جاتی ہے۔

۶۔ جمعہ ساقط ہو جاتا ہے۔²⁰

۷۔ تیمم کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے۔²¹

۲۔ مرض

مرض کا خطرہ لاحق ہو جائے اور ٹھیک ہونے میں دیر کا اندیشہ ہو تو وضو اور غسل کے بجائے تیمم کی اجازت ہو جاتی ہے اور نماز بیٹھ کر، لیٹ کر،

اشارے کے ذریعے ادا کرنے کی سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔²²

روزے قضا کرنے کی اجازت، حج میں اپنا قائم مقام بھیج دینے کی اجازت اور حد کے اندر ضرورت اور مجبوری میں نجس اشیاء، شراب، پیشاب

الکوہل سے علاج کرانے کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے۔

۳۔ اکراه

جس کام کو نہ کرنا چاہیے اس کے کرنے پر زبردستی مجبور کر لیا جائے جیسے کسی کو کلمہ کفر کہنے پر زبردستی کی جائے اور اس کا قلبا طمینان ایمان پر ہو تو

اس کو کفر کہنے کی اجازت ہے۔²³

۴۔ نسیان

یعنی بھولنا: بھول کر کوئی کام کر لینے سے گناہ نہ ہو گا حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے

خطا و نسیان معاف کر دیا ہے جیسے روزے دار بھولے سے کھاپی لے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

۵۔ جہل

جہل اور لاعلمی کی وجہ سے بھی شرعی سہولتیں میسر آجاتی ہیں۔

۶۔ عسر اور عموم بلوی

عسر سے مراد دشواری کا پیش آنا اور عموم بلوی روزہ مرہ کی زندگی میں عام طور پر اس سے سابقہ پیش آنا اور احتیاط کرنا مشکل ہو۔

جیسے ۱۔ مجھ، پسو کا خون، کبوتر اور چڑیا کی بیٹ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو معاف ہے۔²⁴

۲۔ پیشاب یا کسی اور نجاست کے سوئی کی نوک جیسے باریک چھینٹے جسم، کپڑے وغیرہ کو لگ جائیں تو کپڑا یا بدن ناپاک نہ ہوگا۔²⁵

یہ سب عموم بلوی کی صورتیں ہیں مشقت کی وجہ سے شریعت نے تخفیف فرمادی ہے۔

۷۔ نقص:

قدرتی طور پر جو آفت یا کمی انسان کو پیش آجائے جو انسان کے بس سے باہر ہو تو ایسے نقص پر بھی شریعت نے مسائل و احکام میں رعایت دی ہے جیسے جنون، بے ہوشی، نیند، کم سنی، عورتوں کے ایام خاص وغیرہ۔

الہی شریعت نے ان سب سہولت کی صورتیں نکالی ہیں اور مقصد ابتلاء و دشواری کا ازالہ ہے۔²⁶

نتائج

حقیقت کے اعتبار سے اگر ارد گرد نظر دوڑائی جائے تو انسان بہت حقیر و کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اسکو قابل دید رکھتے ہوئے خالق کائنات نے اپنے بندوں پر آسانے کرنے کے لیے اپنے بہت سارے احکام میں تخفیف کی ہے یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر رحمت و شفقت کا گہرا ثبوت ہے۔ یہ انسان کے کمزور ہونے کی بنا پر ہے جس کی دلیل قرآن حکیم میں وارد ہے۔ سورۃ البقرہ میں آیا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کسی بھی جان پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا) اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اوپر شفقت و رحمت کرتے ہوئے معراج کے موقع پر چچاس نمازوں میں تخفیف کرتے ہوئے صرف پانچ فرض کر دیں اور فرمایا نمازیں تم پانچ پڑھو! لیکن تم کو اجر چچاس نمازوں کا ملے گا۔ احادیث میں اس بات ذکر بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایک ماں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں اس وجہ سے رب تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو مشقت میں ڈال دے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے انسان کو اپنے رب کا ہر وقت شکر گزار رہنا چاہیے۔ کیونکہ انسان کمزور بنا یا گیا ہے اس وجہ سے رب کائنات نے انسان کے ضعف اور کمزوری کی بنا پر اس کے لئے اپنے احکامات میں آسانی فرمائی، تو انسان کو چاہیے کہ اپنے رب کے سامنے ہر وقت سر تسلیم خم ہو اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔

حوالہ جات

1. القرآن البقرہ: ۱۸۵

2. القرآن، النساء: ۲۸

3. القرآن، البقرة: ۲۸۶
4. القرآن، الاعراف: ۱۵۷
5. القرآن، الحج: ۷۸
6. نیشاپوری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، مترجم محمد یحییٰ سلطان محمود، دارالاشاعت دارالسلام، ج/۳، ص/۵۶۳
7. ایضاً، ج/۱، ص/۵۲۳
8. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، بخاری شریف، مترجم حافظ عبدالستار حماد، دارالاشاعت دارالسلام، ج/۱، ص/۱۲۵
9. صحیح مسلم مترجم محمد یحییٰ سلطان محمود، ج/۲، ص/۷۳۷
10. محولاً بالا، ج/۱، ص/۱۸۵
11. لا بالا، ج/۲، ص/۵۲۳
12. محولاً بالا، ص/۶۰
13. محولاً بالا، ص/۱۲۴
14. محولاً بالا، ص/۱۲۲
15. شاطی، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد، الموافقات، دار ابن عفا، ج/۱، ص/۳۳۶
16. غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، ص/۳۲۳
17. امینی، محمد تقی، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لاہور، ۲۰۰۶ء، ص/۳۷۱
18. اصلاحی، محمد یوسف، آسان فقہ اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لاہور، ۲۰۱۵ء، ج/۱، ص/۲۷۵
19. ایضاً، ج/۲، ص/۱۱۰
20. ایضاً، ج/۱، ص/۲۸۵
21. ایضاً، ج/۱، ص/۱۴۵
22. ایضاً، ج/۱، ص/۲۷۲
23. القرآن، النحل: ۱۰۶۔
24. اصلاحی، محمد یوسف اصلاحی، آسان فقہ، ج/۱، ص/۸۵۔
25. ایضاً، ج/۱، ص/۸۴۔
26. امینی، محمد تقی، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لاہور، ۲۰۰۶ء، ص/۳۸۱